بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۴	۱۹ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش	۲۳ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ	۱۹ اکتوبر ۱۹۴۶ء	نمبر ۲۴۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½۵ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج خطبہ جمعہ میں حضور نے تحریک فرمائی۔ کہ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ طلباء تعلیم الاسلام کالج کی بی۔ اے کلاسز میں داخل کرائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور ضعف کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۞

گائے کی رکھشا

۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر کو امرتسر میں گئو رکھشا سمیلن ہو رہا ہے۔ اس بات پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ کوئی خاص شخص کیا اعتقاد رکھتا ہے۔ اگر کوئی خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل نہ ہو۔ تو ہم اسکو مجبوراً خدا کی ہستی کا قائل نہیں کر سکتے۔ اعتقاد انسان کا ذاتی معاملہ ہے۔ کسی قسم کا جبر اسکو نہیں بدل سکتا۔ تلوار کے ڈر سے بعض کمزور طبیعتیں کچھ دیر تک بظاہر اپنا اعتقاد بدل بھی لیں۔ تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حقیقتاً وہ نئے اعتقاد کی قائل ہو گئی ہیں اس لئے جو لوگ گائے کو دیوتا سمجھ کر پوجتے ہیں۔ ان کو صرف تعلیم و تلقین سے ہی قائل کر سکیں تو کر سکیں۔ ورنہ کسی جبر سے ان کو اس کی پوجا سے نہ تو ہٹایا جا سکتا۔ اور نہ اس طرح ہٹانا جائز ہے۔ قرآن کریم نے اس تعلیم کو بہت واضح کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ حکم ہے کہ بت پرستوں کے بتوں کو بھی بُرا نہ کہو۔ قرآن کریم نے سب سے پہلے بہانگ دہل تمام دنیا میں یہ اعلان کیا کہ لا اکراہ فی الدین دین میں جبر جائز نہیں۔ اور پھر لکم دینکم ولی دین تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔ یعنی ہر شخص کو مذہبی آزادی ہے جو چاہے دین اختیار کرے۔ کسی جبر سے اس کو اس کے دین سے روکا نہیں جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء علیہم السلام نے یہی تعلیم دی ہے۔ لیکن چونکہ باقی انبیاء کا الہامی کلام اصلی صورت میں موجود نہیں۔ ہم شائد ان کی موجودہ باقی تعلیم سے اس پر خاص تعلیم کو نشان [illegible] کر سکیں۔ مگر قرآن پاک کی تعلیم مقدس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام انبیاء قبول دین کے متعلق یہی اعتقاد پیش کرتے تھے۔ اور اس پر خود عمل کرتے تھے۔ بلکہ آپ دیکھیں گے۔ انبیاء علیہم السلام کے مخالفین ہی وہ گروہ ہوتے تھے۔ جو بالجبر ان کو اور ان کے ماننے والوں کو اپنے دین میں رکھنا چاہتے ہیں۔ اور ہمارا یقین ہے۔ کہ حضرت کرشن علیہ السلام اور دیگر ہندی بندگان خدا نے بھی یہی تعلیم دی ہے۔ وجہ صاف ہے اگر انسان کو اعتقادی آزادی حاصل نہ ہو۔ تو دنیا میں اندھیر مچ جائے۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہوتا رہا ہے۔

افسوس ہے کہ بیسویں صدی عیسوی میں بھی جو تہذیب نو کے کمال کی صدی سمجھی جاتی ہے۔ یہ مرض کم از کم ہندوستان میں ایک ایسا لاینحل مسئلہ بنا ہوا ہے۔ کہ جس نے ہندوستان کی فضا کو مسموم اور مہلک بنا دیا ہے۔ اگرچہ انگریزی اقتدار کی وجہ سے یہ مرض اپنا پورا پورا اثر نہیں دکھا سکا۔ مگر پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں ذرا ذرا سے مذہبی اختلافات پر خونریزی ہو جاتی ہے۔ بعض پنجاب کے دیہات میں ابھی تک سکھ صاحبان مسلمانوں کو اذان نہیں دینے دیتے۔ آئے دن کہیں نہ کہیں جھٹکا اور گائے کی قربانی کا جھگڑا اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ لوگ جن کا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ عوام کے ایسے جذبات کی روک تھام کریں۔ وہی تحریر و تقریر کے ذریعہ ایسا زہر ہوا میں پھیلا رہے ہیں کہ جدھر سے وہ ہوا گزرتی ہے تلوار کی طرح چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔

ہم یہ ماننے کے لئے تیار ہیں کہ ہندوؤں کو جہاں تک ہندوؤں کا تعلق ہے ہر ایک معنی میں گئو رکھشا کا حق حاصل ہے۔ اگر وہ اسکو زندہ پوجیں یا اسکے بت بنا کر اسکو پوجیں۔ کسی مسلمان کا یہ کام نہیں کہا ہے کہ ان کو ایسا کرنے سے روکے۔ مگر ہم یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ کہ ہندوؤں کو یہ بھی حق ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو بالجبر گائے کو بطور خوراک استعمال کرنے یا قربانی سے روکیں۔ جس طرح ایک مسلمان کا ہندوؤں کو گائے پوجنے سے روکنا مذہبی دخل اندازی کہلائے گا۔ اسی طرح ہندوؤں کی یہ کوشش کہ گورنمنٹ کوئی ایسا قانون نافذ کرے۔ جس سے گائے کا بطور خوراک استعمال ہونا ممنوع قرار دیا جائے مسلمانوں اور عیسائیوں کے مذہب میں بھی دخل اندازی کے مترادف ہوگا۔ پرتاپ ۱۶ اکتوبر میں "گائے کی رکھشا کا سوال" کے زیر عنوان جو شذرہ جناب مہاشہ کرشن صاحب نے حوالہ قلم کیا ہے۔ اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"پرجا کو اچھا دودھ اور گھی سستے داموں مل سکتا ہے۔ تو اس صورت میں کہ گائے کا قتل عام قانوناً بند کر دیا جائے۔ کہا جائیگا کہ اس سے مسلمانوں کو شکایت ہوگی۔ اور ان کے ایک مذہبی فریضہ میں دست اندازی کی جا رہی ہے۔ میں بطور سمجھوتہ یہ ماننے کو تیار رہوں کہ جب تک مسلمان بطور خود تیار نہ ہوں۔ ان کا گائے کی قربانی دینے کا حق تسلیم کر لیا جائے۔ لیکن کسی کو بطور خوراک گائے کے گوشت کے استعمال کی اجازت نہ ہو۔ اور جب مسلمانوں کو بھی اچھا دودھ اور گھی معقول داموں پر ملنے لگے گا۔ تو ہو سکتا ہے کہ وہ بطور خود گائے کی قربانی نہ دینے پر تیار ہو جائیں"۔

اس عبارت سے جو غلط فہمی پھیلانے کی کوشش جناب مہاشہ کرشن صاحب نے کی ہے۔ ایسی ہے کہ جس کو پڑھ کر کوئی ہندوستانی نہیں جو قہقہہ مار کر نہ ہنس پڑے۔ شاید روس یا امریکہ والے اس دھوکے میں آ جائیں تو آ جائیں۔ مگر وہ اردو زبان سے واقف نہیں۔ اس لئے پرتاپ ان کی نظر سے نہیں گزریگا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ مہاشہ کرشن کو معلوم نہیں۔ کہ مسلمان گائے کے گوشت کو بطور خوراک استعمال کرتے ہیں اور ہندوستان کے بعض علاقوں میں تو اس کثرت سے کرتے ہیں۔ کہ بکرے کا گوشت

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

صرف بیماروں کے استعمال کے لئے مخصوص خیال کیا جاتا ہے۔ گائے کی قربانی جیسا کہ خود مہاشہ جی نے بھی لکھا ہے۔ اسی طرح کی قربانی ہے۔ جس طرح بکرے یا دنبہ کی ذبح گائے میں براہ راست قربانی کا کوئی سوال ہی نہیں۔ مگر ہم مہاشہ جی سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا آپ نے جو کچھ اسی تحریر میں فرمایا ہے۔ وہ محض اس لئے فرمایا ہے۔ کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کو خالص دودھ اور گھی نہیں ملتا۔ کیا اس میں آپ کے مذہبی جذبات کا ذرا بھی تعلق نہیں۔ ہم اس نوٹ میں اقتصادی بحث میں نہیں جانا چاہتے۔ مگر ہم پوچھ سکتے ہیں۔ کہ اگر آپ خالص دودھ اور گھی ہی چاہتے ہیں۔ تو بھینس جس کا دودھ اور گھی زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ اس کے متعلق آپ نے کیوں قلم نہیں اٹھایا۔ ہمارا مقصد ہرگز آپ کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگانا نہیں ہے۔ ہم ہرگز آپ کو محض اس لئے برا بھلا نہیں کہیں گے۔ کہ آپ گاؤ پرستی کرتے ہیں۔ آپ کا حق ہے۔ کہ جس چیز کی پرستش کریں کریں۔ ہم خدائی فوجدار نہیں۔ کہ آپ کو بالجبر اس سے روکیں۔ لیکن محض للہ ہم کو یہ بتائیے کہ کیا یہ ضروری ہے۔ کہ جس چیز کی آپ پوجا کریں۔ دوسرا بھی اس کو اسی نظر سے دیکھے۔ جب مسلمان اور عیسائی اس کو دوسرے جانوروں کی طرح بطور خوراک استعمال کرتے ہیں۔ تو آپ کا کیا حق ہے۔ کہ آپ خواہ مخواہ اپنے جذبات ان پر بذریعہ قانون ٹھونسنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ مسلمانوں سے رواداری کی امید و آرزو رکھتے ہیں۔ تو آپ بھی اپنے گھر میں یہ سوچئے کہ کیا آپ بھی اس معاملہ میں کچھ رواداری دکھانے کو تیار ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ مہاشہ کرشن نے دیدہ و دانستہ اس بھڑوں کے چھتہ کو چھیڑا ہے۔ اس قسم کی تحریریں سوائے اس کے کہ ہندو اور مسلمان کے درمیان تفرقہ کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کریں۔ اور کسی بھی مصرف کی نہیں ہیں۔ ہم ہندو اور مسلمان دونوں کو اس امر کی تلقین کرتے ہیں۔ کہ وہ بیمار ہندوستان کے ان دکھتے ہوئے پھوڑوں کو نہ چھیڑیں۔ اور اس وقت جبکہ یہ بدنصیب ملک ایک نہایت نازک دور سے گذر رہا ہے۔ ایسے سوال نہ اٹھائیں۔ جو باہم مزید رنجش کا باعث ہوں۔

تنویر

ماہ اکتوبر میں جمعرات اور پیر کے روزے

موجودہ نازک ایام میں اسلام اور احمدیت کی حفاظت اور ترقی کے لئے اجتماعی طور پر دعائیں کرنے کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ احباب جماعت ماہ اکتوبر کی ہر جمعرات اور پیر کو روزہ رکھیں۔ اس کی تعمیل میں اس وقت تک پانچ روزے رکھے جا چکے ہیں۔ چھٹا روزہ ۲۱ اکتوبر بروز پیر رکھا جائیگا۔ احباب مطلع رہیں۔ اس کے بعد ۲۴ - ۲۸ اور ۳۱ اکتوبر روزے رکھے جائیں۔

اعلان تحقیقاتی کمیشن قادیان

کمیشن کے اعلان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۹ ستمبر ۴۶ء کے سلسلہ میں جن امیدواروں کی درخواستیں نظارت علیا میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صدر انجمن میں کلرکوں کی بھرتی کے لئے امتحان ۲۷ اکتوبر ۴۶ء بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح مسجد اقصیٰ قادیان میں ہوگا۔ تمام وہ امیدوار جنہوں نے ملازمت کے لئے درخواستیں بھیجی ہیں وقت مقررہ پر حاضر ہو جائیں۔ اور اپنے اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔ جنہوں نے پہلے درخواستیں نہیں بھیجیں۔ وہ اپنی درخواستیں ہمراہ لیتے آویں۔ انکو بھی امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ خاکسار سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کا پہلا دن

جناب صدر صاحب کی افتتاحی تقریر

قادیان ۱۸ اکتوبر۔ آج صبح ہی مقام اجتماع پر رونق ہوگئی۔ خدام و اطفال سب جوش و خروش کے ساتھ اپنے رہائشی خیمے نصب کرنے کے لئے سات بجے پہنچ گئے۔ جناب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و معتمد صاحب صبح سے مختلف انتظامات کی نگرانی میں مشغول ہیں۔ پروگرام کے مطابق ۱۷ اکتوبر کو پانچ بجے سے سات بجے شام تک منتظمین نے اپنے رہائشی خیمے نصب کئے۔ اور آٹھ بجے شام صدر مجلس نے منتظمین کے رہائشی خیموں اور دیگر انتظامات کا معائنہ فرمایا۔

آج دوپہر تک مختلف مجالس اپنی اپنی مقررہ جگہوں پر اپنے خیمے نصب کر چکی تھیں اور نماز جمعہ تک تمام انتظامات مکمل ہوگئے۔ مقام اجتماع کے چار حصے ہیں۔ اور ان چار قطعات پر ایک ایک نگران مقرر کیا گیا ہے۔ یہ نگران اپنے اپنے حلقہ میں مکمل انتظام رکھنے کے ذمہ دار ہیں۔ اجتماع کے انتظام کے لئے دو دفتر بنائے گئے ہیں۔ (۱) دفتر اندرون (۲) دفتر بیرون۔ علمی اور عملی اور ورزشی مظاہرہ کے انتظامات کے لئے علیحدہ دفاتر بنائے گئے ہیں۔

مقام اجتماع میں امسال خدام کی ضرورت کے پیش نظر ایک Tuck Shop بھی کھلوائی گئی ہے۔ جہاں خدام کو چائے۔ دودھ اور لسی وغیرہ مہیا کرنے کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے۔ اس دوکان کے نرخ مقرر کر کے آویزاں کر دیئے گئے ہیں۔ منافع کا ایک حصہ مجلس مرکزیہ کو ملے گا۔

دو ہزار خدام کے لئے لنگر کا کھانا پکانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ چھ تنور ایک وقت کام کرتے ہیں۔ اطفال کے خیمے مقام اجتماع کے مغرب میں نصب کئے گئے ہیں۔ کل تعداد اطفال کی ۹۵ ہے۔ اس میں دہلی۔ لاہور۔ مردان کی مجالس بھی شامل ہوئی ہیں۔

جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد خدام کے اجتماع کا افتتاح ہوا۔ جناب صدر مجلس نے اعلان فرمایا۔ کہ سب سے پہلے ہم وہ جھنڈا لہرائیں گے۔ جس کو جوبلی کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے لہرایا تھا۔ اور اس موقعہ پر ہم اس عہد کی تجدید کریں گے۔ جو اس موقعہ پر لیا گیا تھا۔ پھر صدر محترم کے ارشاد پر محمود احمد صاحب قائد مجلس لاہور نے مندرجہ ذیل عہد لاؤڈ سپیکر پر پڑھا۔ اور خدام نے اپنے اپنے خیموں کے سامنے کھڑے ہوکر دہرایا۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان۔ مال اور عزت کی پروا نہیں کروں گا۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جان مال اور عزت کو قربان کر دوں گا۔ اور اس صداقت کی عزت کو قائم رکھوں گا۔ جس کے ظاہری نشان کے طور پر یہ جھنڈا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نصب کیا اور جو علامت ہے ان تمام نیکیوں کی جو احمدیت دنیا میں رائج و راسخ کرنا چاہتی ہے۔ اور جو نشان ہے ان تمام خوبیوں کا جو حضور خدام الاحمدیہ کے ذریعے خدام میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور میں ہر ممکن کوشش کروں گا۔ کہ یہ جھنڈا اب دنیا کے جھنڈوں سے اوپر اڑتا رہے۔ اور کبھی اسے شکست نہ دیکھنی پڑے۔

جب تک عہد کے الفاظ دہرائے جاتے رہے صدر محترم جھنڈا لہراتے رہے۔ اس کے بعد صدر محترم نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے ان الفاظ سے اجتماع کا افتتاح کیا۔ کہ ہمارا یہ اجتماع خدام الاحمدیہ کی ایک عید ہے۔ یہ عید بار بار آتی رہتی ہے۔ اور اس میں ہم اپنے عہد کی تجدید کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے عہد میں جانی مطالبہ کو پورا کرنا بھی ہے۔ اور اس اجتماع میں شامل ہوکر اس مطالبہ کے ایک حصہ یعنی وقت کی قربانی کے عہد کو پورا کرتے ہیں۔ آپ نے خدام کو تلقین کی۔ کہ جب ہم کسی بھائی کو غلطی کرتے ہوئے دیکھیں تو کم از کم ہم اسے زبان سے روک دیں۔ تا ہم جس عہد کی تجدید کر رہے ہیں۔ عملی زندگی میں ہم بھی اسے نبھا سکیں۔ اس کے بعد معتمد صاحب نے سالانہ اجتماع کے انتظامات کے متعلق خدام سے منتظمین کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق ورزشی کھیلوں کا آغاز ہو کر ڈیڑھ بجے کے میچ سے ہوا۔ یہ میچ شرقی اور غربی قادیان کے درمیان تھا۔ جس میں شرقی ٹیم کامیاب ہوئی۔ بعد ازاں سونگھنا۔ مشاہدہ۔ معائنہ۔ اور کلائی پکڑنے کے مقابلے شروع ہوئے۔ محمد ابراہیم۔

قرآن کریم کامل الہامی اور ابدی شریعت ہے

(۳)

قرآن شریف کی پہلی سورۃ کا آغاز آیت الحمد للہ رب العالمین سے ہوتا ہے۔ جس کے معنے ہیں کہ سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے۔ یعنی جس طرح خدا تعالےٰ تمام انسانوں کے اجسام کی نشوونما و تکمیل کرتا ہے۔ اسی طرح قرآن شریف کے ذریعہ تمام انسانوں کی روحانی تربیت و نشوونما و تکمیل کرے گا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد نہ صرف عرب میں بلکہ روم ایران اور دیگر ممالک میں عظیم الشان انقلاب رونما ہو گیا۔ اور توحید جو بالکل گم ہو چکی تھی۔ دنیا میں پھیل گئی۔ کیونکہ ہر ملک وملت کے حالات کے مطابق قرآن کریم میں سامان موجود تھے۔ اور نہ صرف قرون اولےٰ کے لئے یہ ہدایت تھی۔ بلکہ ہر زمانہ کی ہر روحانی بیماری اور ضرورت کا اس میں سامان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے متعلق کیا ہی جامع شعر فرمایا ہے کہ

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

یعنی قرآن کریم جہان کی طرح ہے۔ جس طرح ہر زمانہ میں ہر بیماری کا علاج اور جسمانی ضرورتوں کے سامان اس جہان میں پائے جاتے ہیں اگر کوئی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ تو اس دنیا میں اس کا علاج بھی ایجاد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہر زمانہ میں جو روحانی مرض ہوگا۔ اس کا مکمل علاج قرآن شریف سے مل جائے گا۔

پھر قرآن کریم کو جہان سے تشبیہ دے کر یہ بھی بتانا مقصود ہے۔ کہ جس طرح جہان کی کوئی چیز لے لو۔ اس کے خواص و خوبیاں ختم نہیں ہوتیں۔ اسی طرح قرآن کریم کی ہر آیت کی تفسیر جتنی بھی کوئی کرے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اب اسکی تفسیر ختم ہو گئی ہے۔ بلکہ اس کے بعد دوسرے محقق نئی سے نئی تفسیر اس کی معلوم کر لیں گے۔ گویا قرآن کریم ایک خزانہ ہے جو قیامت تک ختم نہ ہوگا۔ اور یہ ایک سمندر ہے۔ جس کے اندر جتنا بھی انسان غوطہ زن ہو اتنے ہی زیادہ موتی نکال لیگا۔ پس اس کے حقائق ومعارف کبھی ختم نہ ہوں گے۔ بلکہ نئے سے نئے معانی ومطالب موتیوں کی طرح ظاہر ہوتے رہیں گے اور جس کلام کی یہ مثال ہو۔ وہ کس طرح ختم ہو سکتا ہے۔ چونکہ قرآن کریم بوجہ کامل ہونے کے علوم کا مخزن ہے اس لئے دنیا علم میں جتنی بھی ترقی کرتی جائے گی۔ اس کے علوم قرآن کریم کی صداقت ظاہر کرینگے۔ چنانچہ آج سائنس نے جس قدر ترقی کی ہے۔ اسکی ایجادات اور نئی سے نئی تحقیقات قرآن کریم کی تصدیق کر رہی ہیں۔ آج دنیا کے محققین نے یہ معلوم کیا ہے کہ نباتات۔ جمادات الغرض ہر چیز میں نر و مادہ ہے۔ جن سے وہ چیزیں ترقی کرتی ہیں۔ اور عرب کے لوگ زیادہ سے زیادہ نر و مادہ جانتے تھے۔ مگر آج سے تیرہ صدیاں پہلے ایک امی فداہ ابی وامی پر خدا تعالےٰ نے اپنا کلام اتارا جس میں خبر دی ومن کل شیٔ خلقنا زوجین کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے۔ اور ہر چیز میں نر و مادہ رکھا ہے۔ اور آج ساری علمی دنیا اسے تسلیم کر رہی ہے۔ اور مشاہدات سے اسکی تائید ہو رہی ہے۔

اسی طرح اس زمانہ میں جرمنی میں یہ تحقیق کی گئی کہ مٹی میں کتے کے ڈسنے کا علاج موجود ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ صدیاں پہلے فرما دیا تھا۔ کہ کتا اگر برتن میں مونہہ ڈالے۔ تو ایک دفعہ اسے مٹی سے دھونا چاہیئے اور سات دفعہ پانی سے۔ غرض قرآن کریم میں علم نباتات۔ حیوانات۔ جمادات ستاروں۔ سورج۔ علم طبقات الارض ہر علم کی تحقیق کی طرف اپنے ماننے والوں کو رغبت دلائی ہے۔ پس دنیا کی کسی چیز کی کوئی خوبی ظاہر نہیں ہوتی۔ مگر وہ قرآن کریم کی صداقت ثابت کرتی ہے۔ ایسی اعلےٰ روحانی علوم سے بھرپور کتاب کے ہوتے ہوئے کس طرح کسی اور الہامی کتاب کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

قرآن کریم چونکہ جامع اور کامل ابدی شریعت ہے۔ اس لئے آئندہ قیامت تک آنے والے حالات ضلالتوں اور گمراہیوں کی طرف مختلف پیرایہ میں بار بار خبر دی گئی ہے۔ اور نہ صرف خبر دی گئی ہے۔ بلکہ ان کے مضرات سے بچنے کے لئے علاج اور ہدایات بھی بتائی گئی ہیں۔ یعنی آئندہ آنے والے واقعات تفصیل سے بیان کر کے یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ اس طوفان بے تمیزی سے بچنے کے لئے قرآن کریم ہی کی پناہ لینی چاہیئے۔ اور جب یہ آئندہ کے متعلق بتائی ہوئی خبریں پوری ہو جائیں تو یقین کر لینا کہ ان کی اصلاح کا طریق بھی وہی درست ہوگا۔ اور اسی کے ذریعہ دنیا میں امن اور سلامتی پیدا ہو سکے گی۔ جو قرآن نے پیش کیا ہے۔ مثال کے طور پر سورۂ کہف کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس میں عیسائی فتنہ کی تفصیل کے ساتھ خبر دی گئی ہے۔ اور آخر میں یورپین اقوام کی جنگوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خبر اور آخری رکوع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ساری دنیا میں ترقی پانے کی خبر دی گئی ہے۔ اسی طرح سورہ الرحمٰن میں مرج البحرین یلتقیان کہہ کر نہر سویز کے ذریعہ دو سمندروں کے مل جانے کی خبر دی گئی ہے۔ جو آج پوری ہو چکی ہیں۔ نیز یا معشر الجن والانس کہہ کر یورپین اقوام والیشیائی ممالک کی ترقیات اور ان کے کمالات اور ایجادات کی خبر دی گئی ہے۔ کہ گویا وہ زمین وآسمان کی چھان بین کر لیں گے۔ مگر ساتھ ہی بتایا کہ یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران کہ ان کی ایجادات ان کی اپنی ہی تباہی کا موجب ہو جائینگی۔ اسی طرح موجودہ سواریوں کی خبر موجود ہے۔ الغرض قرآن کریم میں آئندہ کے حالات کثرت سے بیان کئے گئے ہیں جو آج واضح طور پر پورے ہو کر قرآن کریم کی صداقت اور ضرورت پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔

پھر قرآن کریم چونکہ کامل الہامی اور زندہ کتاب ہے۔ اس لئے اس کے ثبوت کے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں یہ بھی خبر دے دی ہے۔ کہ ہر زمانہ میں خدا تعالےٰ اس کلام کے ثمرات اور اس کے زندہ ہونے کا ثبوت دیتا رہے گا۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت کسی انسان کو یہ دعوےٰ کرنے کی جرأت نہ ہوئی نہ مسیحیوں میں سے نہ یہودیوں سے نہ ایرانیوں میں سے۔ کہ وہ دعوےٰ کرے کہ میں نے اپنے مذہب پر چل کر خدا کو پالیا ہے۔ خدا مجھ پر جلوہ گر ہوا ہے اور اس سے مکالمہ مخاطبہ کا شرف مجھ کو ملا ہے۔ کیونکہ اس وقت بائیبل اور دیگر کتب سماوی اس درخت کی مانند ہو گئی تھیں جو پھل دینے کے ناقابل ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں ضرورت تھی۔ کہ خدا تعالےٰ نئی شریعت اور تازہ روحانی دودھ اتارتا۔ جس سے کل عالم سیراب ہوتا۔ مگر قرآن کریم کی موجودگی میں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی زمانہ میں بھی اپنے زندہ نشانات کا ثبوت نہ دے۔ پس ہر زمانہ میں یہ زندہ آسمانی کتاب ایسے زندہ انسان پیدا کرتی ہے جو خدا تعالےٰ سے مکالمہ مخاطبہ حاصل کر کے قرآن شریف کی صداقت کا زندہ ثبوت ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ میں جبکہ دہریت اور مادیت کا سمندر زوروں پر تھا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کو زندہ کتاب اور کامل کتاب ثابت کرنے کے لئے امت محمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ اور آپ نے تحدی کے ساتھ اور مختلف رنگوں میں اعلان پر اعلان کیا۔ کہ میں اسلام کے زندہ ہونے اور قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کا مجسم ثبوت ہوں۔ اور اسلام کے مقابلہ کے لئے جو اٹھا اسے پچھاڑ دیا۔ چنانچہ آریوں میں سے دیانند اور لیکھرام کو آپ نے پچھاڑا۔ امریکہ میں ڈوئی اٹھا تو آپ نے زوردار چیلنج دے کر اس کا مونہہ بند کر دیا۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کے مقابلہ میں اسکو ایسا ذلیل کیا کہ امریکہ کے اخبارات بول اٹھے کہ ہندوستانی پیغمبر نے جو پیشگوئی کی تھی۔ وہ پوری ہو گئی۔ اسی طرح آتھم بھی آپ کی پیشگوئی کا نشانہ بنا۔ الغرض اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی صداقت کے ثبوت کے لئے آپ کو مبعوث کیا۔ اور یہ زندگی آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے آپ کی مطہر اولاد اور جماعت میں نظر آ رہی ہے۔ جس کا زندہ ثبوت المصلح الموعود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ جو قرآن کریم کی برکات کو اپنے انفاس طیبہ اور اپنے خدام کے ذریعہ اکناف عالم میں پھیلا رہے ہیں۔ خاکسار ظہور حسین سابق مبلغ بخارا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ

قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وانک لعلیٰ خلق عظیم (قلم ع۱) کہ آپ کے اخلاق نہایت اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ نیز خدا کا ارشاد ہے۔ فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم و لو کنت فظًا غلیظ القلب لانفضوا من حولک (پ ۴ ع ۸) کہ اے رسول خدا کے فضل اور اس کی مہربانی سے تو لوگوں کے ساتھ نہایت حلم اور بردباری اور نرمی سے پیش آتا ہے۔ اور اگر تو زبان اور دل کا سخت ہوتا۔ تو سب لوگ جو تیرے گرویدہ ہو رہے ہیں۔ تجھے چھوڑ چھاڑ کر بھاگ جاتے۔

اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متابعت میں اخلاق فاضلہ رکھتے تھے۔ اور جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔ حضرت امام مہدی کے اخلاق۔ اخلاق محمدیؐ ہوں گے۔ آپ فی الواقع اخلاق محمدی سے متصف تھے۔ اس ضمن میں آج کی صحبت میں مکرم مہر محمدؐ الدین صاحب ساکن سید والہ کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔

مہر محمدؐ الدین صاحب کا بیان ہے۔ کہ جب انہیں علم ہؤا کہ قادیان ضلع گورداسپور میں ایک شخص نے امام مہدی ہونے کا دعوٰی کیا ہے۔ تو چونکہ نیک آدمی تھے۔ باقاعدہ نمازی اور تہجد گذار اور مستجاب الدعوات۔ اس لئے اندھی دنیا کی طرح مخالفت کا خیال پیدا نہ ہؤا۔ بلکہ ارادہ کیا کہ قادیان چل کر اس شخص کا حال معلوم کرنا چاہیئے۔ اور اگر ان کے اخلاق۔ اخلاق محمدیؐ ہوئے۔ تو بیعت میں داخل ہو جائیں گے۔ مہر محمدؐ الدین صاحب نے بیان کیا کہ یہ خیال مجھے اس لئے پیدا ہؤا۔ کہ ہم نے سنا ہؤا تھا۔ کہ امام مہدی کا خلق خلق رسول ہوگا۔ اور خلق رسول میں سے لوگ بیان کیا کرتے تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب رستے سے گذرتے۔ تو اگر کسی معمولی اور غریب بوڑھی عورت نے بھی آپ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور بات کرنی چاہی تو آپ خوشی سے بات سن لیتے۔ اور نہایت اعلیٰ اخلاق سے پیش آتے۔ مہر محمدؐ الدین صاحب نے بیان کیا۔ کہ میں یہ خیال لیکر قادیان آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان پر پہنچا۔ تو دروازہ پر کئی احباب انتظار میں بیٹھے تھے۔ اندر اطلاع ہو چکی تھی اور حضور باہر تشریف لانے والے تھے اس موقعہ پر میں بھی جا کر بیٹھ گیا۔ اور سوچنے لگا کہ اخلاق دیکھنے کی کیا صورت ہو گی۔ تب مجھے یہ بات سوجھی۔ کہ جب حضور باہر تشریف لائیں۔ تو میں دوسرے ملاقاتیوں سے آگے بڑھ کر حضور سے معانقہ کر لوں۔ اور جب چاہوں معانقہ ختم کروں۔ مہر صاحب کا بیان ہے میں نے خیال کیا۔ کہ اگر تو یہ شخص کوئی دنیادار ہے۔ تو میرے معانقہ کرنے پر خود ہی مجھے ہٹانے اور پیچھے کرنے کی کوشش کریگا۔ اور اگر فی الواقع امام مہدی اور روحانی انسان ہے۔ تو پھر جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اخلاق سے پیش آتے تھے۔ یہ بھی مجھے میری مرضی کے مطابق معانقہ کرنے کا موقع دیگا۔ ان خیالات کے ساتھ میرے ذہن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھیا عورت کے بات کرنے کا واقعہ تھا۔ مہر صاحب فرماتے ہیں میں انہی خیالات میں تھا۔ کہ حضور تشریف لے آئے۔ اور میں نے اپنے ذہنی پروگرام کے مطابق تمام لوگوں سے آگے بڑھ کر حضور سے معانقہ کیا۔ اور حضور نے بھی مجھے نہایت شفقت اور پیار سے موقعہ دے دیا۔ باقی لوگ جو دیر سے حضور کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ اور معانقہ جو ایک آنی بات ہوتی ہے۔ لمبا ہوتے دیکھ کر گھبرانے لگے۔ مگر میں نے ان کی گھبراہٹ کی کچھ پروا نہ کرتے ہوئے معانقہ جاری رکھا۔ اور معانقے کا وقت لمبے سے لمبا ہوتا گیا۔ اور اس دوران میں میں نے دیکھا۔ کہ حضور کی طرف سے کوئی ایسی حرکت نہ ہوئی۔ جس سے میں سمجھوں کہ حضور مجھ سے الگ ہونا چاہتے ہیں۔ یا مجھے ہٹانا چاہتے ہیں۔ جب تقریبًا آدھ گھنٹہ گذر گیا۔ تو میں نے اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہا کہ اے بے حیا ابھی خلق رسول ثابت نہیں ہؤا۔ تب میں نے معانقہ ختم کیا۔ اور حضور کی بیعت میں داخل ہو گیا۔ سبحان اللہ کیسے پاکیزہ اخلاق ہیں۔ اور درحقیقت یہی بات تھی۔ کہ جو شخص بھی حضورؑ کے پاس راستی اور سچائی کو تلاش کرتا ہؤا پہنچتا۔ پھر باطل برام ایمان کی حالت میں واپس ہوتا۔ ونعم م

مہر محمدؐ الدین صاحب خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور لائلپور کے ایک چک میں نمبردار ہیں۔ (خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان)

انگلستان میں تبلیغ اسلام

احمدیہ مشن لنڈن کی تبلیغی مساعی۔ بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۶ء (۲)

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب احمدی مجاہد)

خطوکتابت وترسیل لٹریچر

اس ماہ مشن کی طرف سے جو خطوط استفسارات وغیرہ کے جواب میں یا تبلیغی امداد کے ضمن میں روانہ کئے گئے۔ ان کی تعداد ڈیڑھ سو سے زائد ہے۔ ان کے علاوہ پرائیویٹ طور پر جملہ واقفین کی اپنے اپنے حلقہ تعارف میں کم وبیش خط وکتابت جاری رہی۔

ترسیل لٹریچر کا کام بفضلہ تعالیٰ ترقی پذیر رہا۔ کوئی دوصد کے قریب تبلیغی کتب بذریعہ ڈاک روانہ کی گئیں۔ انگلستان کے علاوہ افریقہ کے بعض ممالک اور سپین کو بھی کتب روانہ کیں۔

لنڈن شہر میں اور اس کے مضافات اور قصبات میں تقسیم اشتہارات کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا۔ مگر سٹاک زیادہ نہ ہونے کی وجہ سے اسکو بہت زیادہ وسعت نہ دے سکے۔ دو نئے اشتہارات کا مضمون طباعت کے لئے پریس میں موجود ہے۔ مگر کام کی کثرت کی وجہ سے وہ اس ماہ میں شائع نہ ہو سکا۔ ان کے طبع ہو جانے سے موجودہ ضرورت انشاء اللہ باحسن پوری ہو سکے گی۔

ہمسایوں میں تبلیغ

اسلام نے پڑوسی کے حقوق پر بڑا زور دیا ہے۔ جس کے پیش نظر ہم پر یہ ذمہ واری عاید ہوتی ہے۔ کہ وہ نعمت جو ہم کو حاصل ہے۔ اپنے ہمسایوں کو بھی دیں۔ چنانچہ انہیں قریب لانے کی کوششیں کی گئیں۔ مطالعہ کے لئے کتب دی گئیں۔ اپنے باغ کا پھل بطور تحفہ پیش کیا۔ اور مسجد میں ہونے والی تقاریب میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔

ماقال المسیح الموعود۔

بات جب ہو کہ میرے پاس آویں
میرے منہ پر وہ بات کہہ جاویں
مجھ سے اس دلستاں کا حال سنیں
مجھ سے وہ صورت وجمال سنیں
آنکھ پھوٹی تو خیر کان سہی
نہ سہی یونہی امتحان سہی

قصبات میں تبلیغ

قصبات میں تبلیغ کا کام جو گذشتہ ماہ شروع کیا گیا اس ماہ میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی کے ساتھ جاری رہا۔ قصبات کی تبلیغ کے لئے واقفین اور جماعت کے بعض احباب پر مشتمل تبلیغی وفود بنائے گئے۔ جو مقررہ تاریخوں پر اپنے اپنے حلقہ میں گئے۔ اور تبلیغ کی۔ ٹریکٹ تقسیم کرنے کا کام گرجوں کے سامنے۔ بازاروں کے چوکوں میں اور گھروں کے لیٹر بکسوں میں ڈالنے کی صورت میں انجام دیا۔ لوگوں سے زبانی گفتگو ہوتی رہی اور پادریوں سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ اس پروگرام کی تفصیل مختصرًا درج ذیل ہے۔

ریڈنگ

یہ پرانا تاریخی شہر لنڈن سے کوئی ۳۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس جگہ تبلیغ کرنے کا پہلا موقع تھا۔ شہر کے متعلق پہلے کچھ معلومات حاصل کیں۔ اور پھر تبلیغ کا کام شروع کیا۔ عام رنگ میں ٹریکٹ تقسیم کرنے کے علاوہ قریبًا دوصد گھروں کے لیٹر بکسوں میں اشتہار ڈالے۔ دو گرجوں کے سامنے خاص طور پر ان لوگوں میں تقسیم کئے۔ جو عبادت سے فارغ ہو کر گرجا سے نکل رہے تھے۔ ایک کیتھولک گرجے کا بڑا پادری ہمیں ٹریکٹ تقسیم کرتے دیکھ کر قریب آ گیا اور ٹریکٹ دیکھ کر کچھ برافروختہ سا ہؤا۔ اور اپنی تنگ ظرفی کا ثبوت دیا۔ مگر قانونًا وہ کوئی روک پیدا نہ کر سکا۔ تمام لوگ جو گرجا سے باہر نکلے۔ شوق سے انہوں نے ٹریکٹ لی۔ اور پھر تعجب سے اسے پڑھا۔

ہائی وائی کومب

یہ قصبہ لنڈن سے کوئی ۲۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جہاں ہمارے تبلیغی وفد نے سارا دن تبلیغ میں صرف کیا۔ گفتگو کے ذریعہ اور ٹریکٹوں کی تقسیم کے ذریعہ تبلیغ کی اسی طرح آکسفورڈ اور

ونڈسر

میں بھی تبلیغی دورہ کافی کامیاب رہا۔ ونڈسر میں ایٹن کالج کے طلبا نے نہایت شوق اور دلچسپی سے ٹریکٹ لئے۔ اس دلچسپی کا اندازہ اس امر سے بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اس تبلیغ کے بعد وہاں سے ۱۵-۲۰ خطوط موصول ہوئے۔ جن میں استفسارات وغیرہ تھے۔ اور مزید معلومات کے لئے بعض نے لٹریچر کا مطالبہ کیا تھا۔ جو انکی خواہش کے مطابق انہیں بھیجا گیا۔

سلاؤ میں تبلیغ

ونڈسر سے تین چار میل کے فاصلہ پر سلاؤ کی بستی ہے۔ جہاں تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ اس جگہ Nashdon abbey میں مسٹر آرچرڈ کے بھائی بھی بطور پادری کام کرتے ہیں ان سے ملے۔ مسٹر آرچرڈ بھی ساتھ تھے۔ ان کے بھائی نے تو کوئی خاص دلچسپی نہ لی۔ مگر ایک اور پادری سے اور ایک جرمن سے خاص طور پر تبلیغی گفتگو کا موقعہ ملا۔

لنڈن کے مضافات میں دو سفر

اس ماہ ہمارے ایک نہایت مخلص دوست مسٹر عبدالعزیز صاحب جو سلسلہ کے کاموں میں بہت اخلاص سے حصہ لیتے ہیں ان کی والدہ جو حال ہی میں ہندوستان سے یہاں آئی تھیں فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ بہت نیک خاتون تھیں اور موصیہ تھیں اسی طرح مسٹر سٹیٹ فورڈ (جن کی بیٹی مخلص احمدی ہیں اور نماز روزہ کی پابند) فوت ہو گئے ان کی تدفین کے سلسلہ میں سینٹ البینز اور ووکنگ جانے کے مواقع پیدا ہوئے سینٹ البینز میں کچھ وقت ٹریکٹ تقسیم کرنے کے علاوہ دو پادریوں سے کافی لمبا وقت گفتگو کا موقعہ ملا۔ جن باتوں کو ہم نے پیش کیا وہ ان کے لئے بالکل نئی تھیں۔ اور حقیقۃً ان کے پاس ان کا کوئی جواب نہ تھا۔ وہ بیچارے مبہوت سے ہو گئے۔ طبعاً شریف معلوم ہوتے تھے۔ ہم نے انہیں نصیحت کی کہ اگر وہ خدا کی خاطر یہ کام کرتے ہیں تو خدا کے لئے ان امور پر بھی غور کریں۔ اور دیکھیں کہ عیسائیت کے اصول میں کس حد تک سچائی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہمارا ایڈریس لیا اور ہمارا شکریہ ادا کر کے رخصت ہو گئے۔ ووکنگ جانے کا ہمیں اتنا فائدہ ضرور ہوا کہ ان پیغام آئے۔ دن جو اپنے ووکنگ مشن کا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ اس کی حقیقت واضح ہو گئی مولوی عبدالمجید صاحب امام ووکنگ مسجد نے نہایت صاف صاف الفاظ میں اپنی پوزیشن واضح کی۔ اور کہا کہ اس مشن کا جماعت لاہور کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ ووکنگ ٹرسٹ ان سے بالکل علیحدہ ہے۔

تقاریب

بروز اتوار ۸ ستمبر برادرم محترم چوہدری غلام یٰسین صاحب مبلغ امریکہ کی خدمت میں جماعت کی طرف سے خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر افراد جماعت کے علاوہ بعض دیگر احباب بھی مدعو تھے۔ گو موسم کے لحاظ سے دن اچھا نہ تھا۔ مگر حاضری خاص ہو گئی۔ محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب کی صدارت میں یہ تقریب عمل میں آئی۔ مسٹر بلینرنس کی تلاوت کے بعد برادرم شیخ ناصر احمد صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔ جس کا برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب نے جواب دیا۔ اور اپنے لئے دعا کی درخواست کی۔ پھر مسٹر آرچرڈ نے جماعت کی تبلیغی مساعی پر عام تبصرہ کرتے ہوئے جماعت کے بیرونی مشنوں کا ذکر کیا۔ آخر پر محترم چوہدری صاحب صدارتی ریمارکس دیتے ہوئے کچھ امور بیان فرمائے اور یہ تقریب کامیابی کے ساتھ انجام پائی۔ مدعوین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

ایک الوداعی محفل

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور محترم چوہدری عبداللہ خانصاحب کی واپسی کا پروگرام کیم اکتوبر کو طے پایا۔ چونکہ محترم چوہدری صاحب پاس ہی مسجد کے دوسرے مکان میں مقیم تھے۔ اور محترم جناب میاں صاحب کی قیام گاہ مسجد سے چھ سات منٹ کے فاصلہ پر تھی۔ اور عموماً سارا وقت ہمارے ساتھ گذارتے۔ مگر آپ کی جدائی کے پیش نظر خواہش تھی کہ ایک دفعہ خاص طور پر تمام احباب اکٹھے مل کر الوداعی جلسہ کریں۔ چنانچہ ۲۹ ستمبر کو اس کے لئے انتظام کیا گیا۔ اور جماعت کے بعض دیگر احباب کو بھی مدعو کیا گیا۔ محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے جملہ احباب سمیت دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیر و عافیت کامیابی کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچائے۔ محترم جناب میاں صاحب اور چوہدری صاحب موصوف حتی الامکان سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لیتے رہے۔ اور اپنے وجود کو سلسلہ کے لئے مفید ثابت کیا۔

مسلم مفاد کے لئے ہماری جدوجہد

اس وقت ہندوستان میں مسلمان جس نازک دور میں سے گذر رہے ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ اس وقت تمام مسلم پارٹیوں کا فرض تھا کہ انگلستان میں اپنے رسوخ کو کام میں لائیں مسلم لیگ کی دو پارٹیاں لنڈن میں بھی موجود ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس موقعہ پر بھی ہمیں ہی توفیق دی کہ مسلمانوں کی آواز کو برطانوی عمائدین تک پہنچائیں۔ لنڈن میں نیشنل لیگ کا قیام از سر نو عمل میں آیا۔ محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب اس لیگ کے پریذیڈنٹ اور برادرم مسٹر بشیر احمد آرچرڈ بطور سیکرٹری کام کرتے رہے۔ مرکزی نیشنل لیگ کی طرف سے گذشتہ ماہ ایک مضمون موصول ہوا۔ جس میں مسلمانوں کے نقطہ نظر کو بوضاحت پیش کیا گیا تھا۔ وہ پارلیمنٹ کے تمام ممبران اور دیگر اکابرین کو ارسال کیا گیا۔ اس ماہ میں مرکزی نیشنل لیگ کی طرف سے ایک مضمون جس میں مسلم مفاد اور ان کے جائز حق کو نہایت احسن رنگ میں پیش کیا گیا تھا موصول ہوا۔ جسے طبع کرا کر اس کی دو ہزار کاپیاں ممبران پارلیمنٹ نیوز ایجنسیز اور دیگر سیاسی حلقوں سے تعلق رکھنے والے اکابرین کو پوسٹ کی گئیں۔ کچھ کاپیاں امریکہ اور ہندوستان بھی بھجوائی گئیں۔ اس مضمون کی وصولی کی اطلاع متعدد ممبران پارلیمنٹ اور لارڈوں کی طرف سے موصول ہوئی۔ جس میں انہوں نے اسے بہت سراہا۔ اور اس بارہ میں امداد کرنے کا وعدہ کیا۔ ڈاکٹر کلارو ممبر پارلیمنٹ نے بھی مضمون پڑھ کر اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ ان سے خط و کتابت جاری رہی۔ مسجد میں تشریف لانے پر بھی آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ اس کے لئے وقت مقرر کیا اور مسجد میں تشریف لائے۔ ان سے دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب بھی اس موقعہ پر موجود تھے تبلیغی امور اور اسلامی مسائل پر بھی سلسلہ گفتگو دیر تک جاری رہا۔ آپ کے ہمراہ مسز کلارو بھی مسجد میں تشریف لائیں۔

رسالہ "لیڈر" میں جماعت احمدیہ کا ذکر

یہاں کے ایک موقر رسالہ لیڈر نے ہماری عید الفطر کی تقریب کو بہت اہمیت دیکر اپنے رسالہ میں شائع کیا۔ اور عمدہ خیالات کا اظہار کیا۔ عید کے موقعہ پر نماز ادا کرتے ہوئے تین مختلف مواقع کی تصاویر بھی شائع کیں۔ مضمون نگار نے ایک اثر یہ بھی بیان کیا کہ ہماری جماعت گویا مالی لحاظ سے بہت امیر جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہماری ہر موقعہ پر ستاری فرماتا ہے۔ ورنہ ہم اپنی حقیقت سے خوب واقف ہیں۔ ہمیں اچھی طرح علم ہے کہ ہماری جماعت کے غریب لوگ کس طرح مشکل سے اپنی دوسری ضروریات کو فراموش کرتے ہوئے چندہ کے رنگ میں اخلاص کا ثبوت دیتے ہیں۔

تعلیم و تربیت

تعلیم و تربیت کی مجوزہ سکیم کے مطابق ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب کی طرف سے ایک مضمون اشاعت کے لئے موصول ہوا۔ اس کے علاوہ بعض احباب کی طرف سے جلدی ہی مضمون ارسال کرنے کی اطلاع موصول ہوئی جماعت کے دیگر علماء اور بزرگان جن کی خدمت میں اس غرض کے لئے درخواست کی گئی تھی۔ امید ہے فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۶۵۳ منکہ عطاء محمد ولد میاں مولا بخش صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن بنگہ ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد مکان ۳ عدد کل مالیتی ۳۰۰۰/- روپیہ اندازاً اور ایک دوکان جس میں راس المال ۲۰۰۰ دو ہزار روپے کا ہے۔ کل ۵۰۰۰/- RS ہوا۔ جس کے نصف کا شریک میرا چھوٹا بھائی ہے۔ اور ۵۰۰/- روپے میری بیوی کا میرے ذمہ حق مہر ہے۔ ان دو حصوں کے بعد ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کر دوں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری آمد ماہوار ۳۳/-/- RS ہے بتا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات جو جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: عطا محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بنگہ گواہ شد: سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال گواہ شد: صوفی محمد ابراہیم احمدی بنگہ ضلع جالندھر

۹۴۳۶ مسماۃ بتول بی بی بیوہ حاجی امام بخش صاحب اصحابی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۹۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن شاہجہانپور ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ اپریل ۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی قیمتی ۱۲۵/- R ہیں۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا بتول بی بی بیوہ حاجی امام بخش صاحب اصحابی مرحوم۔ گواہ شد: حافظ سخاوت علی احمدی لیسرٹیجید شاہجہانپور مالک احمدیہ واچ ایجنسی بازار بہادر گنج۔ گواہ شد: برادر حقیقی موصیہ مذکورہ محمد نظیر شاہجہانپور

۹۵۰۴ ناصرہ خاتون زوجہ حافظ سخاوت علی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن شاہجہانپور ضلع خاص صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد موجودہ حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی و نقرئی معہ نقدی قیمتی ۵۰۰/- میں اس کے ۱/۱۰ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں نے اپنا مہر خاوند سے پہلے ہی لے لیا ہے۔ جو مذکورہ رقم میں شامل ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبدہ: ناصرہ خاتون زوجہ حافظ سخاوت علی۔ گواہ شد: محمد نظیر محصل جماعت احمدیہ شاہجہانپور۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: حافظ سخاوت علی خاوند موصیہ مذکور مالک احمدیہ واچ ایجنسی بازار بہادر گنج شاہجہانپور

۹۷۱۱ منکہ منیرہ حمیدہ بیگم بنت چوہدری الیاس دین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ زیورات طلائی ۷ تولہ ان کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری ماہوار آمدنی ۴۴/- روپے ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ: منیرہ حمیدہ بیگم گواہ شد: الیاس دین والد موصیہ گواہ شد: ملک محمد اصحابی و موصی دارالبرکات۔

۹۷۰۸ منکہ حلیمہ بی بی بنت فضل محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفتوح بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ 9/46 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد ۲۰/- کلپ سنہری ۹ ماشہ۔ پٹڑیاں نقرئی قیمتی ۲۵/- مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- برتن وغیرہ ۱۰۰/- کل ۶۵۵/- روپے کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: حلیمہ بی بی زوجہ محمد حسن خاوند موصیہ گواہ شد: عبدالرحیم مالک احمدیہ دیانت سوڈا واٹر فیکٹری برادر موصیہ۔ گواہ شد: محمد حسن خاوند موصیہ۔

۹۷۰۵ منکہ آمنہ بیگم زوجہ شیخ محمد یعقوب صاحب قوم بٹ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ میانہ پورہ شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ 9/46 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک قطعہ اراضی ایک کنال ۹ مرلہ واقعہ محلہ دارالشکر قادیان جس کے نصف حصہ کی میں مالک ہوں۔ نقد ایک ہزار روپیہ زیور طلائی ۱۴½ تولہ میں اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: آمنہ بیگم بقلم خود گواہ شد: خواجہ عبدالرحمن شہر سیالکوٹ گواہ شد: شیخ محمد یعقوب خاوند موصیہ

۹۷۰۳ منکہ اُم سلمیٰ زوجہ ملک عطاء اللہ صاحب قوم ملک عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ 3/46 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ ۵۰۰/- روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ زیورات طلائی جن کی قیمت ۵۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کل رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ: اُم سلمیٰ بقلم خود گواہ شد: عطاء اللہ خاوند موصیہ گواہ شد: مرزا عنایت اللہ برادر حقیقی۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پشاور ۱۷ اکتوبر:- عبد الغفار خاں نے ایک بیان میں کہا کہ صوبہ سرحد کا معاملہ دنیا کے پُراسرار معاملات میں سے ایک ہے۔ کل پنڈت نہرو کے خلاف مسلم لیگیوں نے جو مظاہرہ کیا ہے وہ گورنمنٹ ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کی شہ پر کیا گیا ہے:-

نانکن ۱۷ اکتوبر:- مارشل چیانگ کائی شیک نے چین کی خانہ جنگی کو روکنے کے لئے چینی کمیونسٹوں کو نئی شرطیں پیش کر دی ہیں آپ نے کہا۔ کہ اگر کمیونسٹوں نے یہ شرطیں منظور کر لیں۔ تو چین کی سرکاری فوجوں کو لڑائی بند کرنے کا حکم جاری کر دیا جائیگا۔

سرینگر ۱۷ اکتوبر:- جن مقامات پر تعزیری پولیس ایک سال کے لئے بٹھائی جا رہی ہے ان میں سرینگر کے ۴۶ محلے اس کی زد میں آگئے ہیں۔ گذشتہ مئی میں جاری شدہ سرکاری حکام کی رو سے اس کا خرچ ۲ لاکھ ۵۲ ہزار روپیہ ان علاقوں کے باشندوں سے وصول کیا جا رہا ہے جن باشندوں کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تسلی

ہے۔ کہ انہوں نے اس تحریک میں حصہ بالکل نہیں لیا۔ وہ اس ٹیکس سے مستثنےٰ قرار دیئے گئے ہیں

قاہرہ ۱۷ اکتوبر:- اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مصر کے وزیر اعظم صدقی پاشا جس ہوائی جہاز پر روانہ ہونے والے تھے اسے تباہ کرنے کی دھمکی دی گئی۔ جس پر انہیں اپنا پروگرام بدلنا پڑا۔

ڈھاکہ ۱۷ اکتوبر:- شہر میں تیزاب پھینکنے کی وارداتوں کے سلسلے میں ایک حکم کے ذریعے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت تیزاب فروخت کرنے والے دکانداروں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ سوڈا کاشک ٹائٹرک ایسڈ سلفیورک ایسڈ وغیرہ کے سٹاک کے متعلق ۲۰ اکتوبر تک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اطلاع دیں:-

کلکتہ ۱۷ اکتوبر:- آج دکنگٹن سکوائر کے رقبہ میں چاقو سے حملہ کی صرف ایک واردات کی اطلاع ملی ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام کلکتہ میں آج امن رہا ہے:-

کلکتہ ۱۷ اکتوبر:- گورنر بنگال نے ہندو مہاسبھا کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ مشرقی بنگال کے تازہ فسادات کے متعلق پوری توجہ دے رہے ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ قیام امن کے لئے حکومت کی طرف سے وہاں جو انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اب امن قائم ہو جائیگا

لائلپور ۱۷ اکتوبر:- گندم ۱۰/۹ تا ۱۰/۱۴ گھی دیسی ۲-۲ آٹا ۵-۱۰ گڑ ۸ — ۲۲ تا ۴ — ۲۸ شکر نئی ۰ — ۳۰ تا ۰ — ۳۶ روپے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر:- مقامی مسلمان تاجروں نے ایک اجتماع میں قرار داد پاس کی ہے کہ لنڈن کے مسلمان تاجر عبوری حکومت میں مسلم لیگ کی شرکت کے فیصلہ کا پرتپاک خیر مقدم کرتے ہیں ہمیں مسٹر جناح کی قیادت پر پورا اعتماد ہے

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر:- حکومت ہند نے ڈاکٹر ٹیگور کی یونیورسٹی وشوا بھارتی کو چار لاکھ نوے ہزار روپے کا یکمشت عطیہ اور ۷۵ ہزار روپے کی سالانہ گرانٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ امداد گانا اور دستکاری سکھانے والے استادوں کی ٹریننگ کے لئے دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر:- برطانیہ کے سابق وزیر خارجہ مسٹر ایمری نے تقریر کرتے ہوئے کہا روس اور امریکہ اپنی طاقت کے نشہ میں مدہوش ہو کر اپنے اپنے نظریے دنیا پر ٹھونسنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کی وجہ سے امن عالم خطرہ میں پڑا ہوا ہے۔ آپ نے کہا برطانیہ کی موجودہ برسر اقتدار حکومت کی خارجہ پالیسی سخت بزدلانہ ہے اور اس سے ملک کو بہت نقصان پہنچے گی۔

پیرس ۱۷ اکتوبر۔ فرانس کی پولیس نے ایک خفیہ تنظیم کے کئی ارکان کو گرفتار کر لیا ہے ان پر نازی نواز تحریک کے حامی ہونے کا الزام لگایا گیا ہے

لنڈن ۱۷ اکتوبر برٹش سٹیٹ منسٹر نے دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ برطانیہ سپین پر جنرل فرانکو کا اقتدار ختم کرنے کا حامی ہے۔ کیونکہ اس کا محوریوں سے گٹھ جوڑ رہا ہے۔ کیپٹن فرانسس نے جو حال ہی میں سپین کا دورہ کر کے آئے ہیں کہا کہ اگر فرانکو کی حکومت کو جلد نہ ختم کیا گیا تو وہاں پر ایک خونی انقلاب نمودار ہو جائے گا۔ اس حکومت کو ختم کرنے کا واحد طریق یہی ہے کہ اس کا اقتصادی بائیکاٹ کر دیا جائے۔

ویانا ۱۷ اکتوبر۔ امریکی فوج کے ترجمان اخبار نے روسی حکام پر یہ الزام عاید کیا ہے کہ انہوں نے آسٹریا میں ہزاروں ٹن اناج غصب کر لیا ہے۔ اور وہاں کی زمینوں پر غاصبانہ رنگ میں قبضہ جما رکھا ہے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ برطانیہ کی موجودہ لیبر حکومت سوشل سروسز کے بڑھتے ہوئے اخراجات سے پریشان ہو گئی ہے۔ سوشل سروسز کے انچارج نے کہا اب وقت آ گیا ہے کہ اس شعبہ کے اخراجات کے متعلق گہرا غور و خوض کیا جائے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جب اس مسئلہ کے متعلق پارلیمنٹ میں بحث ہوگی۔ تو حزب مخالف کے علاوہ لیبر پارٹی کے بعض ارکان بھی حکومت کی مخالفت کریں گے۔

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر حکومت ہند نے سابق فوجی ملازمین کی ٹریننگ کے لئے ایک وسیع سکیم تیار کی ہے۔ حکومت کے خیال میں اس سکیم کے ذریعے سابق فوجی ملازمین کا معیار زندگی بہت بلند ہو جائے گا۔ اور بہ حیثیت مجموعی ملک صنعتی اور زرعی طور پر ترقی کر جائے گا۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ آج پچھلے پہر بذریعہ طیارہ وزیر اعظم مصر لنڈن پہنچ گئے کل صبح آپ مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ سے ملاقات کریں گے۔

امرتسر ۱۷ اکتوبر۔ مقامی اچھوتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر ۲۴ اکتوبر کو دیوالی کے تہوار پر درگیانہ کے ستیلا مندر میں اچھوتوں کو داخل ہونے کی اجازت نہ دی گئی تو مندر کے سامنے سول نافرمانی شروع کر دی جائے گی

فرینکفورٹ ۱۷ اکتوبر۔ جن گیارہ نازی لیڈروں کو پھانسی دی گئی تھی۔ ان کی لاشیں جلا دی گئی ہیں۔ اور راکھ کو منتشر کر دیا گیا ہے۔

طہران ۱۷ اکتوبر ایرانی وزیر اعظم قوام السلطنت کی وزارت آج مستعفی ہو گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شاہ ایران قوام السلطنت کو ہی حکم دیں گے کہ وہ غیر پسندیدہ عناصر کو علیحدہ کر کے نئی وزارت مرتب کریں۔ یاد رہے کہ بغاوت کرنے والے قبائل اور ایران کی مرکزی حکومت کے درمیان مفاہمت ہو گئی ہے۔ اور اس مفاہمت کی ایک شرط یہ ہے کہ تودی پارٹی کے نمائندوں کو وزارت سے علیحدہ کر دیا جائے۔

کلکتہ ۱۷ اکتوبر کانگرس اور ہندو مہاسبھا کے وکلاء نے مطالبہ کیا تھا کہ کلکتہ انکوائری کمشن کی کارروائی کھلے اجلاس میں کی جائے لیکن حکومت بنگال نے بند کمرے میں کارروائی کرنے کی سفارش کی تھی کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ کارروائی کھلے اجلاس میں ہو گی۔ لیکن اگر ناموافق حالات پیدا ہو گئے اور ہونے کی واقعہ وارانہ صورت حالات مکدر ہونے کا خطرہ پیدا ہوا تو کارروائی کو فوراً بند کرے میں جاری کرنے کا اعلان کر دیا جائے گا۔

لاہور ۱۷ اکتوبر گذشتہ ہفتے حکومت پنجاب نے اخبار نوائے وقت سے تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی تھی۔ آج نوائے وقت کی طرف سے اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دی گئی ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ حکومت کا ضمانت طلبی کا حکم ناجائز ہے لہذا اسے منسوخ کر دیا جائے۔

دمشق ۱۷ اکتوبر عربوں کے اجتماع میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اپنے حقوق کے تحفظ کی خاطر تمام عرب ہتھیار بند ہو جائیں۔

پشاور ۱۸ اکتوبر پنڈت نہرو نے آزاد علاقہ میں دو سو آدمیوں کے ایک جرگہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میرا مشن محبت کا مشن ہے۔ میں آپ پر حکومت کرنا نہیں چاہتا۔ ایک پٹھان نے بات کاٹتے ہوئے کہا ہم آزاد رہنا چاہتے ہیں ہم کسی کے ماتحت نہ رہیں گے۔ پنڈت نہرو نے اسے کہا تعجب ہے کہ آپ حکومت سے روپیہ لیتے ہیں اور پھر آزادی کا نام لیتے ہیں۔ آپ کی تقریر کے دوران میں ہی ایک اور قبائلی نے ایک مکتوب آپ کو دیا جس میں لکھا تھا کہ ہم نہرو مشن کو پسند نہیں کرتے ہم باہر سے کسی آدمی کی مداخلت برداشت نہیں کرتے ہم موجودہ سیاسی حالات کے متعلق صرف محمد علی جناح سے گفتگو کریں گے۔ پنڈت نہرو نے کہا آپ بڑے شوق سے مسٹر جناح کو بلا کر ان سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ آپ کو کوئی نہیں روکے گا۔ لیکن آپ کو سچی آزادی حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

پشاور ۱۸ اکتوبر۔ خان عبد الغفار خاں کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر محمد یونس کا بیان ہے کہ فقیر آف ایپی نے ایک خط میں لکھا ہے کہ میں آزادی چاہتا ہوں۔ ہندوستان میں آزادی کے لئے جو کوششیں ہو رہی ہیں ان سے مجھے پوری ہمدردی ہے۔ لیکن میں صرف ایسی آزادی چاہتا ہوں جو قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہو۔ آپ نے لکھا ہے کہ میں انگریزی حکومت کی موجودگی میں ہندوستان کی حدود میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے اگر پنڈت نہرو مجھے ملنا چاہتے ہیں تو آزاد علاقہ میں مجھے مل سکتے ہیں۔

پشاور ۱۸ اکتوبر۔ پنڈت نہرو کا طیارہ رزمک میں جب زمین پر اترا تو قریب کی ایک پہاڑی میں گولی چلنے کی آواز آئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک ہوائی افسر کو گولی کا نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔ لیکن اس میں کامیابی نہ ہوئی۔

بمبئی ۱۸ اکتوبر۔ وائسرائے ہند نے آج ڈیڑھ گھنٹے تک فساد زدہ رقبہ کا دورہ کیا۔ اور ہسپتالوں میں زخمیوں کا معائنہ کیا۔ گورنر بمبئی اور دوسرے ذمہ دار حکام آپ کے ہمراہ تھے۔ آج شہر میں نسبتاً امن رہا۔ صرف ایک شخص کو چھرا گھونپا گیا۔ جو بعد میں ہلاک ہو گیا۔

سری نگر ۱۸ اکتوبر۔ کشمیر پولیس نے دفعہ ۴۲۰ ضابطہ فوجداری کا ایک دلچسپ مقدمہ رجسٹر کیا ہے جس میں دو اشخاص سے ۲۰ کنال زمین صرف ۴۲ آنہ ادا کر کے بیع کروالی۔ فروخت کنندہ کے وارثوں نے بعد رپورٹ کی کہ وہ پاگل ہے۔ پولیس نے خریدکنندگان کو گرفتار کر لیا ہے۔

لاہور ۱۷ اکتوبر سونا ۹۹/۰/۰ چاندی ۱۶۶/ پونڈ ۶۸ روپے۔ امرتسر سونا ۱۰۲/۸/ روپے